بجٹ تقریر 10-2009ء

حِنا رَبانی کھر
وزیرمملکت برائے خزانہ و اقتصادی امور

قومی اسمبلی13 جون2009ء

○☆○☆○

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم○

☆☆☆☆

میڈم سپیکر!

1۔ میں اللہ کی شکر گذار ہوں کہ مجھے پاکستان کی تاریخ میں اس باوقار ایوان کے سامنے بجٹ پیش کرنے والی پہلی خاتون ہونے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ یہ یقیناً پاکستان پیپلز پارٹی کے لیے ایک اعزاز ہے ۔ ہماری پارٹی کومحترمہ بینظیر بھٹوشہید کو پہلی خاتون وزیراعظم اور آپ کو پاکستان کی قومی اسمبلی کی پہلی خاتون سپیکر منتخب کرنے کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔خواتین کو بااختیار بنانے اور مساوی حقوق فراہم کرنا ہماری پارٹی کی جدوجہد کا اہم سنگِ میل ہے۔

میڈم سپیکر!

2- ملک کے معاشی اور مالی معاملات کے انتظام کے لیے حکومت کی کوششوں کو ملک میں Security کی موجودہ صورتحال کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان آج نہ صرف دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن (Front Line) ملک ہے بلکہ ملک کے اندر

عسکریت پسندی اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کر رہا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کی ہمیں پہلے ہی 35 ارب ڈالر سے زیادہ کی معاشی قیمت چکانا پڑی ہے۔ اب ہمیں عسکریت پسندی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے بھاری اخراجات کا سامنا ہے۔ ہمیں عسکریت پسندی کے نتیجہ میں نقل مکانی کرنے والے (IDPs) اپنے تقریباً 25 لاکھ بھائیوں، بہنوں اور بچوں کی دوبارہ آبادکاری کے اخراجات پورے کرنے ہیں۔ عالمی برادری نے اس انسانی مقصد کے لیے اپنی مدد اور تعاون کا وعدہ کیا ہے۔ تاہم آپ کی حکومت اپنی ذمہ داری سے پوری طرح آگاہ ہے اور نقل مکانی کرنے والے باشندوں(IDPs) کے ریلیف (Relief)، دوبارہ آبادکاری(Rehabilitation)، تعمیر نو(Reconstruction) اور سیکورٹی (Security) کے لیے 10-2009 کے بجٹ میں 50 ارب روپے مختص کئے ہیں۔ میں اس موقع پر فراخ دلانہ امداد دینے اور دہشت گردی کے خلاف ایک متحد قوم ہونے کا مظاہرہ کرنے پر پاکستانی عوام کو خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں۔ میں انتہائی فراخدلی کا مظاہرہ کرنے والے ہم وطنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اسلام کی حقیقی روح پر عمل کرتے ہوئے نقل مکانی کرنے والوں (IDPs) کے لیے اپنے گھروں اور دلوں کے دروازے کھول دیئے۔

میڈم سپیکر!

-3 ہماری مسلح افواج (Armed Forces) دہشت گردی اور عسکریت پسندی کے خلاف جنگ میں سب سے آگے ہیں۔ ہماری مغربی سرحد پر سب سے زیادہ غیر یقینی صورتحال ہے اور مسلح افواج(Armed Forces) اس سرحد پر سخت عسکریت پسندی کا سامنا کررہی ہیں۔ صدرِ پاکستان نے ملک کے مغربی حصوں میں تعینات مسلح افواج (Armed Forces) کے ارکان کے الاؤنس (Allowance) میں یکم جولائی 2009 سے ایک بنیادی تنخواہ کے برابر اضافہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ اس اضافے کا اِطلاق یکم جنوری 2010 سے تمام مسلح افواج(Armed Forces) پر ہوگا۔ حکومت صدر مملکت کے اِس فیصلے کی مکمل حمایت کرتی ہے۔ قوم ہماری بہادر مسلح افواج(Armed Forces) کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ اگرچہ کسی کی زندگی کو درپیش

خطرات کے معاوضے کے طور پر رقم کی کوئی بھی حد کافی نہیں لیکن مجھے اُمید ہے کہ حکومت کی طرف سے یہ معمولی اقدام دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہمارے جوانوں اور افسران کا حوصلہ بلند کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

میڈم سپیکر!

4- گزشتہ سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے حکومت نے معیشت کا تفصیلی جائزہ پیش کیا تھا جو ہمیں گزشتہ حکومت سے ورثے میں ملی۔ ہم نے واضح کیا تھا کہ ہماری معیشت مصنوعی ترقی کی بلند سطح کو قائم نہیں رکھ سکی۔ ہم نے کہا تھا کہ دیرپا ترقی صرف معیشت کے حقیقی شعبوں ، زراعت اور صنعت ، میں سرمایہ کاری کے ذریعے ہی ممکن ہے جو بدقسمتی سے ماضی میں نظرانداز کیے گئے۔ اِس کی بجائے انتہائی آسائشی درآمدات (Luxury Imports) اور انتہائی کھپت (High Consumption) کے ذریعے نمو (Growth) میں اضافہ کیا گیا اور اِن کے لیے مالی وسائل بھی بیرونی قرضوں سے فراہم کئے گئے۔ کوئی تعجب نہیں کہ مالی خسارہ مجموعی قومی پیداوار GDP کے 7.6 فیصد تک پہنچ گیا، حساب جاریہ (Current Account) کا خسارہ کنٹرول (Control) سے باہر ہوگیا، زرمبادلہ کے ذخائر کم ہونا شروع ہو گئے اور سٹاک مارکیٹ کریش (Stock Market Crash) کر گئی اور سب سے بڑھ کر افراط زر (Inflation) مسلسل بڑھنا شروع ہو گیا جو اکتوبر 2008ء میں 25 فیصد کی بلند ترین سطح تک پہنچ گیا۔ اِن واقعات کے باعث معیشت متاثر ہوئی لیکن پاکستان کے عوام کہیں زیادہ متاثر ہوئے۔

میڈم سپیکر!

5- یقیناً یہ صورتحال ناقابل برداشت تھی۔ چنانچہ حکومت نے اس پر سماجی اور اقتصادی بحالی کا 9 نکاتی ایجنڈا (Nine Point Agenda) تشکیل دیا۔ ہمارے ایجنڈے (Agenda) کا پہلا ستون معیشت کو مستحکم کرنا تھا۔ ہماری کوششوں کے نتیجہ میں 09-2008 کے مالیاتی خسارے میں 3.3 فیصد

کمی ہو جائے گی۔ کرنٹ اکاؤنٹ(Current Account) خسارہ جو مالی سال 08-2007 کے دوران 8.5 فیصد تھا مالی سال 09-2008 کے دوران کم ہوکر جی ڈی پی(GDP) کا 5.3 فیصد رہ گیا۔ میڈم سپیکر! اب یہ بات عالمی سطح پر تسلیم کی جاتی ہے کہ غربت کو کم کرنے کا بہترین نسخہ افراطِ زر(Inflation) کو کم کرنا ہے۔ آپ کی حکومت کی کوششوں کے نتیجہ میں افراط زر(Inflation) کی شرح جو 25 فیصد کی بلند سطح پر پہنچ گئی تھی مئی 2009 کو کم ہوکر 14.4 فیصد رہ گئی جو انشاء اللہ آئندہ مالی سال کے دوران مزید کم ہوکر سنگل ڈیجٹ (Single Digit) تک آجائے گی۔

میڈم سپیکر!

6- اگرچہ معیشت کا استحکام ضروری تھا لیکن اس کی قیمت بھی ادا کرنا پڑی۔ سخت مالیاتی پالیسی اور سرکاری اخراجات کی سخت مینجمنٹ (Management) کے نتیجہ میں نجی شعبہ کی سرمائے تک رسائی پر منفی اثرات مرتب ہوئے اور سرکاری شعبہ میں ترقیاتی پروگراموں(PSDP) کا حجم کم ہوگیا۔ استحکام کا سب سے بڑا اثر اقتصادی نمو (Economic Growth) پر پڑا جو کم ہوکر 2 فیصد رہ گئی۔ معیشت کے حجم میں کمی نے مصنوعات کی پیداوار میں اضافے کو بُری طرح متاثر کیا۔ تاہم زرعی شعبہ کے لیے ہماری پرائسنگ پالیسی (Pricing Policy)نے مالی سال 09-2008 کے دوران اِس شعبہ کی نمو (Growth) بڑھا کر 4.7 فیصد تک لے جانے میں مدد کی جو گزشتہ سال کے دوران 1.1 فیصد تھی۔ حکومت کو اس بات کا پورا احساس تھا کہ معیشت کے استحکام اور اُس کے حجم میں کمی کے غریب طبقہ پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ 9 نکاتی ایجنڈے (9 Point Agenda) کے دوسرے ستون ''سماجی تحفظ'' (Social Security) کو قرار دیا گیا۔ ہم نے بینظیر اِنکم سپورٹ پروگرام (BISP) کے ذریعہ انتہائی غریب طبقہ کو ماہانہ ایک ہزار روپے دیئے۔ ہم نے اِس مالی سال کے دوران اس پروگرام کے لیے 34 ارب روپے مختص کئے۔ اور آئندہ مالی سال کے دوران اس پروگرام کے لیے 70 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز دی ہے تاکہ اِس کا دائرہ کار 50 لاکھ خاندانوں تک بڑھایا جاسکے۔

میڈم سپیکر!

7- اب جبکہ ہم اِستحکام کی ایک خاص سطح حاصل کر چکے ہیں، وقت آ گیا ہے کہ ہم معیشت کی نمو (Economic Growth) میں اضافے کے لیے اس کے پیداواری شعبوں زراعت اور صنعت پر توجہ دیں۔ ہم اس بجٹ سے ایسی پالیسیوں کے اعلانات اور بجٹ اور قانون سازی کے حوالہ سے ایسے اقدامات کا آغاز تجویز کرتے ہیں جو ہماری معیشت کے ان دو پیداواری شعبوں کو زیادہ پیداوار کی راہ پر ڈال دیں گے۔ یہ بنیادی تبدیلی ملک کو ایسی پائیدار نمو (Sustainable Growth) کے حصول میں مدد دے گی جس کے نتیجہ میں غربت کم ہوگی۔ میڈم سپیکر! ہم ایسی شرح نمو (Growth Rate) چاہتے ہیں جو انصاف کے تقاضے پورے کرے۔ میڈم سپیکر! ہم ایسا معاشی استحکام چاہتے ہیں جو ہمارے عوام کی فلاح کا باعث بن سکے۔ ہماری حکومت عوام کی حکومت ہے اورعوام کی بہتری میں یقین رکھتی ہے۔ ہماری حکومت غریب طبقوں کی زندگی آسان بنانا چاہتی ہے۔

میڈم سپیکر!

8- حکومت ملکی امور کا انتظام Strategic Policy Framework کے تحت چلا رہی ہے جس کا اظہار اقتصادی اور سماجی بحالی کے 9 نکاتی ایجنڈے (9 Point Agenda) سے ہوتا ہے۔ میں اس موقع پر ان 9 نکات پر روشنی ڈالنا چاہتی ہوں۔

I. میکرو اکنامک اِستحکام اور معیشت کے حقیقی شعبوں کی نمو
(Macroeconomic Stability and Real Sector Growth)

II. غریب اور مشکلات سے دوچار طبقوں کے لیے اِقدامات
(Targeting the Poor and the Vulnerable)

III. زرعی پیداوار میں اضافہ اور زراعت میں Value Addition
(Increasing Productivity and Value Addition in Agriculture)

IV. صنعتوں کو بین الاقوامی سطح پر مسابقت کا اہل بنانا

(Making Industry Internationaly Competitive)

V. ترقی کے لیے سرمایہ

(Capital and Finance for Development)

VI. سرکاری نجی شراکت داری کے ذریعے انفراسٹرکچر کی رکاوٹوں کو دور کرنا

(Removing Infrastructure Bottlenecks Through Public Private Partnership)

VII. توانائی کی ترقی کا مربوط پروگرام

(Intergrated Energy Development Programme)

VIII. اکیسویں صدی کے لیے انسانی ترقی

(Human Development for the 21st Century)

IX. شفاف اور منصفانہ نظام کے لیے گورننس

(Governance for a Just and Fair System)

میڈم سپیکر!

-9 2009-10 کا بجٹ 2 مقاصد حاصل کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے ، عوام کی فلاح کے لیے استحکام اورانصاف پرمبنی Growth۔ میں یہاں اِستحکام کا مطلب واضح کرنا چاہوں گی۔ یقیناً اِستحکام شہریوں، تنظیموں / اداروں اور حکومت کے لیے ایک اشارہ ہے کہ وہ خود کو اپنے وسائل کے اندر محدود رکھیں اور ہم بھی ایسا ہی چاہتے ہیں اور اگر مزید وسائل دستیاب ہوئے تو ہمیں اپنے عوام کے بہترین مفاد کے لیے اُنہیں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ معقول Growth Rate حاصل کرنے کے لیے معاون اِقدام کے طور پر صوبوں سمیت کل اخراجات کا تخمینہ 2897.4 ارب روپے ہے۔ کُل محصولات کا تخمینہ 2174.9 ارب روپے ہے۔ 722.5 ارب روپے کا مجموعی مالی خسارہ مجموعی قومی پیداوار کا 4.9 فیصد ہوگا۔ یہ خسارہ 264.9 ارب روپے کے بیرونی قرضوں اور 457.6 ارب روپے کے ملکی قرضوں سے پورا کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ پاکستان کو ٹوکیو(Tokyo)

میں ہونے والی ڈونرز کانفرنس (Donors Conference) میں کیئے گئے وعدوں سے اپنی مجموعی قومی پیداوار کے 1.2 فیصد کے مساوی بیرونی وسائل ملیں گے جو 178 ارب روپے ہیں۔ نقل مکانی کرنے والے(IDPs) افراد پر اخراجات کا تخمینہ مجموعی قومی پیداوار کا 0.3 فیصد یا 48 ارب روپے ہے۔ اِس طرح حقیقی خسارہ مجموعی قومی پیداوار کا 3.4 فیصد ہوگا۔

میڈم سپیکر!

-10 وفاقی حکومت کے بنیادی بجٹ کے محصولات کا تخمینہ 1377.5 ارب روپے ہے جبکہ جاری اخراجات (Current Expenditure) کا تخمینہ 1699.19 ارب روپے ہے۔ صوبوں سمیت ترقیاتی اخراجات کا تخمینہ 421.9 ارب روپے کے نظرثانی شدہ تخمینہ کے مقابلے میں 783.1 ارب روپے ہے جو کہ 85 فیصد زیادہ ہے۔ اِس اضافے کی مثال نہیں ملتی۔ بجٹ 10-2009 میں قومی اقتصادی کونسل کے منظور کردہ سرکاری شعبہ کے ترقیاتی پروگرام پی ایس ڈی پی (PSDP) کا تخمینہ 626 ارب روپے ہے جبکہ 09-2008 کے لیے نظرثانی شدہ تخمینہ 359 ارب روپے تھا۔ اُمید ہے کہ ترقیاتی کاموں کے لیے مختص فنڈز کے مکمل استعمال Growth کے حصول میں مدد دے گا۔

میڈم سپیکر!

-11 میں اس موقع پر توجہ دلانا چاہوں گی کہ پاکستان دنیا کے اُن ممالک میں شامل ہے جہاں GDP کے تناسب سے ٹیکسوں کی شرح (Tax to GDP Ratio) سب سے کم ہے۔ ختم ہونے والے مالی سال میں ہم اپنی GDP کے صرف 9 فیصد مساوی ٹیکس حاصل کر سکے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں ہمیں کے تناسب سے ٹیکسوں میں 0.6 فیصد بہتری کی توقع ہے۔ مجھے یہ بات کہنے دیجئے کہ ہم نے بحیثیت قوم ٹیکس کلچر (Tax Culture) کو نہ اپنایا، اگر ٹیکس ادا کرنے کی سکت رکھنے والے ہر شہری نے ٹیکس نہ دیا تو پاکستان کبھی بھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ اس لیے

ہم میں سے ہر ایک کو اِس عظیم ملک کے شہری کی حیثیت سے ٹیکس ادا کرنے کی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا ہوگا۔ حکومت ٹیکس پالیسی(Tax Policy) اور اِس کی انتظامیہ میں بنیادی اصلاحات لا رہی ہے لیکن کسی بھی کوشش کی کامیابی کا انحصار پوری قوم کے تعاون پر ہوتا ہے۔ ہمیں اپنے ٹیکس بیس (Tax Base) کو بڑھانا ہوگا، اور اِس حقیقت سے فرار ممکن نہیں ہے۔

میڈم سپیکر!

12- حکومت نے استحکام کے لیے باوقار جدوجہد کا عزم کیا تھا، مالی سال 10-2009 کے بجٹ میں ٹیکسوں اور ڈیوٹیز(Taxes and Duties) کے حوالہ سے ہمارے اقدامات یہ ہوں گے۔

- موجودہ اقتصادی بحران (Economic Crisis) کے پس منظر میں غریب اور اندیشوں کا شکار طبقہ (Vulnerable) کو تحفظ فراہم کرنا۔
- صنعت اور مصنوعات سازی خاص طور سے برآمدی صنعتوں کی بحالی (Export Oriented Manufacturing & Industry)
- موجودہ ٹیکس دہندگان (Tax Payers) پر بوجھ میں اضافے کی بجائے Tax Base میں توسیع
- ادائیگیوں کے توازن(BOP) کی صورت حال بہتر بنانے کے لیے غیر ضروری درآمدات (Imports) سے بچنا

میڈم سپیکر!

13- Tax Base میں توسیع (Broaden) کے اقدام کے طور پر ہماری خواہش تھی کہ صوبے اضافی خدمات سروسز کو سیلز ٹیکس (Sales Tax) کے دائرہ کار میں لائیں۔ ہماری یہ بھی خواہش تھی کہ صوبے غیر منقولہ جائیداد (Imovable Property) پر Capital Gains Tax کو مزید وسعت دینے کا آغاز ہوتا۔ لیکن صوبوں نے ان امور پر نیشنل فنانس کمیشن (National Finance

(Commission) کے اجلاس میں بات چیت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ صوبوں کی خواہش کے احترام میں مالی سال 10-2009 کے بجٹ میں مزید سروسز (Services) کو (Excise) کے دائرہ کار میں لانے کے لیے اقدامات کئے جائیں گے جبکہ Capital Value Tax بھی جاری رکھا جائے گا۔ NFC کے اجلاسوں میں صوبوں کے ساتھ کسی معاہدے پر اتفاق کے بعد سروسز پر Capital Value Tax اور ایکسائز (Excise) کو صوبائی ٹیکسوں میں تبدیل کرنے پر غور کیا جائے گا۔

I. میکرو اکنامک اِستحکام اور معیشت کے حقیقی شعبوں کی نمو

(Macroeconomic Stability and Real Sector Growth)

میڈم سپیکر!

14- معیشت کے استحکام اور بین الاقوامی قرضوں کی واپسی کے سلسلہ میں درپیش فوری خطرات پر خود تیار کئے گئے میکرو اکنامک پروگرام (Home Grown Macroeconomic Programme) کے ذریعہ قابو پایا گیا، اِس پروگرام کے ذریعہ پٹرولیم (Petroleum) کی قیمتوں میں ایڈجسٹمنٹ اور اخراجات میں کمی کے ذریعہ بجٹ کے خسارے کو کم سے کم کرنے کو یقینی بنایا گیا ہے، اور اِس کے ساتھ ساتھ سخت زری پالیسی (Monetary Policy) پر عمل بھی جاری ہے۔ مشکل عالمی اور ملکی حالات کے باوجود اِن اقدامات کے مفید نتائج سامنے آرہے ہیں۔ اکثر میکرو اکنامک تبدیلیوں (Macroeconomic Variables) کے حالیہ رجحان سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اِس پروگرام پر نظم و ضبط کے ساتھ عملدرآمد (Disciplined Implementation) کے مثبت نتائج سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں۔

میڈم سپیکر!

مالی سال 10-2009 کے دوران جی ڈی پی (GDP) میں 3.3 فیصد کی شرح سے اضافہ متوقع ہے۔ اندازہ ہے کہ مالی سال 11-2010 اور مالی سال 12-2011 کے لیے یہ شرح بالترتیب 4 فیصد اور 4.5 فیصد رہے گی۔

☆ جی ڈی پی 10-2009 میں اضافے کی یہ متوقع شرح زرعی شعبہ کی 3.8 فیصد شرح نمو (Growth Rate)، صنعتی پیداوار کے شعبہ کی 1.8 فیصد شرح نمو (Growth Rate) اور خدمات (Services) کے شعبہ کی 3.9 فیصد شرح نمو (Growth Rate) کا نتیجہ ہوگی۔

☆ مالی سال 10-2009 کے دوران افراطِ زر(Inflation) کی شرح کم کرکے 9.5 فیصد تک جانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اِس شرح کو مالی سال 11-2010 اور 12-2011 کے دوران مزید کم کرکے بالترتیب 7فیصد اور 6 فیصد کی سطح پر لایا جائے گا۔

☆ مالی سال 10-2009 کے دوران جاریہ اخراجات(Current Expenditure) میں GDP کے 15.3 فیصد تک کمی کا ہدف مقرر کیا گیا ہے جبکہ مالی سال 11-2010 کے لیے یہ ہدف 14.7 ہے۔ یہ اہداف مالیاتی خسارے کومستحکم سطح پر رکھنے کے لیے غیر پیداواری (Non Productive) سبسڈیز (Subsidies)کے خاتمہ کے ذریعہ حاصل کئے جائیں گے۔

☆ حکومت معیشت کی Documentation کو یقینی بنانے اور ٹیکسوں کے دائرہ کو وُسعت دینے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گی، تاکہ مقامی وسائل کے استعمال پر انحصار کو بڑھایا جاسکے۔

☆ محصولات کی وصولی(Total Receipt) میں مجموعی طور پر 15.7 فیصد جبکہ FBR کےمحصولات (Revenue) میں 16.8 فیصد اضافہ متوقع ہے۔

☆ ٹیکس اور GDP کی شرح (Tax to GDP Ratio) جو مالی سال 2008-09 کے دوران 9فیصد تھی بڑھ کر 9.6 فیصد ہو جائے گی۔

☆ مالی سال 2009-10 کے دوران محصولات (Revenue) GDP کے 14.7 فیصد جبکہ مالی سال 2010-11 کے دوران بڑھ کر 15.1 فیصد تک ہوجانے کی توقع ہے۔

II. غریب اور مشکلات سے دوچار طبقوں کے لیے اِقدامات
(Targeting the Poor and the Vulnerable)

میڈم سپیکر!

15- سابق حکومت نے یہ سمجھ کر Trickle Down کی پالیسی پر عمل کیا کہ Growth کے ثمرات خودبخود غریب طبقہ تک پہنچ جائیں گے۔ اس حکمت عملی کی خامی یہ تھی کہ اس کے نتیجہ میں امیر ، امیر تر اور غریب، غریب تر ہو گئے۔ ہماری حکومت غربت کے مسئلہ سے جارحانہ انداز میں نمٹ رہی ہے۔غربت میں کمی کے لیے ہماری کوششوں کا اصل مقصد غربت کا خاتمہ ہے۔

16- اپنی قائد ، شہید محترمہ بینظیر بھٹو جنھوں نے جمہوریت کے لیے اپنی جان قربان کر دی ، کو خراجِ عقیدت کے طور پر حکومت نے بینظیر اِنکم سپورٹ پروگرام (BISP) متعارف کروایا تاکہ غریب طبقہ کو براہ راست نقد (Cash)امداد دی جاسکے۔ یہ پروگرام انتہائی غریب طبقہ کو اِمداد فراہم کرنے اور اُن کے بوجھ اور مصائب میں ممکنہ کمی کرنے کے حکومت کے پختہ عزم کا ثبوت ہے۔ اِس طرح ہم اپنے قائد شہید ذوالفقار علی بھٹو کے اِس قول پر عمل پیرا ہیں کہ ''حکمرانی عوام کی ہوگی''۔

میڈم سپیکر!

-17 بینظیر اِنکم سپورٹ پروگرام (BISP) کے پسِ پردہ تصور نہ صرف ضرورت مند افراد کو مالی مدد فراہم کرنا بلکہ خواتین کو بااختیار اور بچوں کی نگہداشت کو یقینی بنانا بھی تھا۔ مالی سال 09-2008 کے دوران 18 لاکھ خاندانوں میں 22 ارب روپے تقسیم کئے گئے۔ مالی سال 10-2009 کے دوران بینظیر اِنکم سپورٹ پروگرام (BISP) کے لیے مختص فنڈ بڑھا کر 70 ارب روپے کرنے کی تجویز ہے۔ میڈم سپیکر! گزشتہ سال کے مقابلے میں یہ 200 فیصد اضافہ ہے۔ میں پھر دہراتی ہوں کہ یہ اضافہ 200 فیصد ہے۔ نئے مالی سال میں اس اضافے سے 50 لاکھ خاندانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ نقل مکانی کرنے والے افراد (IDPs) کے لیے بھی بینظیر اِنکم سپورٹ پروگرام (BISP) کے تحت ایک پروگرام شروع کیا گیا ہے جس میں ان افراد کی نشاندہی کرکے اُنہیں باقاعدگی کے ساتھ نقد امداد دی جارہی ہے۔

میڈم سپیکر!

-18 بینظیر اِنکم سپورٹ پروگرام (BISP) مختصر سے درمیانی مدت میں سماجی معاونت (Social Assistance) کے لازمی پروگراموں کے لیے پلیٹ فارم (Plate Form) کا کردار بھی ادا کرے گا جن میں سب سے اہم غریب افراد کے لیے ہیلتھ انشورنس (Health Insurance) کا پروگرام ہے۔ یہ پروگرام ہسپتال کے مکمل اخراجات ، زَچگی (Pregnancy)، ڈے کیئر ٹریٹمنٹ (Day Care Treatment)، تشخیصی ٹیسٹ (Diagnostic Test) اور خاندان کے کمانے والے افراد کو حادثے کی صورت میں معاوضہ کی ادائیگی پر مشتمل ہے جس کی زیادہ سے زیادہ حد سالانہ فی خاندان 25 ہزار روپے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ غربت کے خاتمے کی مختلف حکمت عملیوں (Policies) کے ذریعے خاندانوں کو معاشی طور پر خودمختار بنانے کے لیے رقوم کی منتقلی کے پروگرام بھی شامل کئے جائیں گے۔ اِن حکمت عملیوں سے مختلف ذرائع کی بدولت غریب افراد خودکفالت کی سطح تک مستفید ہوسکیں گے۔

میڈم سپیکر!

19- میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ حکومت بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (BISP) کو چلانے میں مکمل شفافیت کو یقینی بنائے گی۔ آمدنیوں کی سطح جاننے کے لیے رواں سال کے دوران پاکستان کے 16 اضلاع میں ایک پائلٹ سروے (Pilot Survey) کیا جائے گا۔ غربت کی سطح کے اس سکور کارڈ کا دائرہ مالی سال کے دوران پورے ملک میں بڑھایا جائے گا۔ بینظیر انکم سپورٹ کارڈ نادار افراد کی ضروریات کو پورا کرنے اور شفاف مینجمنٹ (Transparent Management) کا کردار ادا کریں گے۔

20- حکومت آئندہ مالی سال کے دوران ہاریوں کے لیے سماجی تحفظ (Social Protection) کا پروگرام مرتب کرنے کی قانون سازی کا منصوبہ رکھتی ہے۔ حکومت نے اس بات کا پختہ عزم کر رکھا ہے کہ محرومی کا شکار ہاریوں کو مرکزی دھارے میں لایا جائے گا۔ اُنہیں ملک بھر کے دیگر کارکنوں کی طرح سماجی تحفظ فراہم کیا جائے گا اور اُنہیں قابلِ فخر شہری بنایا جائے گا۔

21- مزید براُں وزارتِ سماجی بہبود (M/o Social Welfare) کو وزارت سماجی تحفظ (M/o Social Protection) میں تبدیل کرنے کی بھی تجویز ہے تا کہ تحفظ کے لیے قومی اور بین الاقوامی سطح پر کئے جانے والے اِقدامات کے لیے مشترکہ پلیٹ فارم (Platform) فراہم کیا جا سکے اور سماجی خدمات کی فراہمی کے لیے اداروں کی صلاحیتوں کو بڑھایا جا سکے۔

پیپلز ورکس پروگرام (People's Works Programme)

میڈم سپیکر!

-22 پیپلز ورکس پروگرام (People's Works Programme) کے دائرہ کار میں بجلی ، گیس اور پانی کی فراہمی اور کھیت سے منڈی تک سڑکوں کی تعمیر جیسے بنیادی شعبے آتے ہیں۔ مالی سال 2009-10 کے دوران اِس پروگرام کے لیے 28 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس سے روزگار کے مواقع میں خاص اضافہ ہوگا اور نتیجتاً کم مراعات یافتہ طبقہ کی آمدنی میں اضافہ ہوگا۔

ورکرز ویلفیئر فنڈ (Worker's Welfare Fund)

میڈم سپیکر!

- مالی سال 2009-10 کے دوران ہاؤسنگ (Housing) صحت، تعلیم اور ٹیکنیکل ایجوکیشن (Technical Education) جیسے شعبوں میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کے لیے 10.8 بلین روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ غریب افراد کو بچیوں کی شادی کے لیے امداد (Grant) کے حوالہ سے کوٹہ (Quota) ختم کر دیا گیا ہے ، تاکہ انہیں تمام بچیوں کی شادی کے لیے امداد (Grant) دی جاسکے۔ شادی کے لیے امداد کی رقم 50 ہزار روپے سے بڑھا کر 70 ہزار روپے فی بیٹی کر دی گئی ہے۔ صنعتی کارکنوں کے لیے 9,469 ہاؤسنگ یونٹس (Housing Units) اور فلیٹس (Flates) تعمیر کرنے کی بھی تجویز ہے۔
- صدر پاکستان نے سرکاری اداروں کے ملازمین کو 12 فیصد حصص (Shares) کی منتقلی کے ذریعے متعلقہ بورڈز (Respective Boards) میں اُن کی نمائندگی

کے ساتھ اُنہیں بااختیار بنانے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت کی ہے تا کہ نج کاری کے عمل کو فعال بنایا جاسکے۔

چھوٹے قرضے (Microfinance)

☆ چھوٹے قرضے غریب افراد خاص طور سے خواتین کی زندگیوں کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

☆ حکومت نے 2010 تک چھوٹے قرضوں تک رسائی رکھنے والوں کی تعداد 20 لاکھ سے بڑھا کر 30 لاکھ کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔

ہاؤسنگ (Housing)

میڈم سپیکر!

23- ہمارے بانی قائد شہید ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی بصیرت سے کام لیتے ہوئے 4 عشرے (Four decades) قبل ہی اِس بات کی نشاندہی کر دی تھی کہ چھت عوام کی بنیادی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے ''روٹی، کپڑا اور مکان'' کا نعرہ دیا۔

24- اپنے قائد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور اُن کے خوابوں کو تعبیر دینے کے لیے ہم نے یہ اقدامات کئے ہیں۔

- کم آمدنی والے طبقہ کے لیے شراکتی بنیاد پر مرحلہ وار پروگرام کے تحت کم قیمت والے گھروں کی فراہمی اور کچی آبادیوں کو باقاعدہ رہائش (Regular Settlement) کی شکل دی ہے۔

- وزارتِ اطلاعات و نشریات نے صحافیوں کی سہولت کے لیے اسلام آباد میں مناسب تعداد میں رہائشی پلاٹ مختص کرنے کا انتظام کیا ہے۔
- موجودہ بجٹ میں نئے گھر کی تعمیر یا خریداری کے لیے قرضوں پر ادا کیے گئے منافع پر ٹیکس کریڈٹ (Tax Credit) کی حد (Limit) 5لاکھ روپے سے بڑھا کر ساڑھے سات (7.5) لاکھ روپے کرنے کی تجویز ہے۔

III. زرعی پیداوار میں اضافہ اور زراعت میں Value Addition
(Increasing Productivity and Value Addition in Agriculture)

میڈم سپیکر!

25- حکومت کی زرعی پالیسی کا مقصد غذا کی تحفظ (Food Security) کو یقینی بنانا، روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنا اور مختلف فصلوں کی پیداواری صلاحیت کو مسابقت (Competitivness) کے ذریعے بڑھانا اور پیداوار کے منافع میں اضافہ کرنا ہے۔ وسیع اور تیزی سے بدلتا ہوا زرعی شعبہ دیہات میں رہنے والے لاکھوں افراد کو غربت سے نکالنے کے لیے وسیع مواقع فراہم کرتا ہے۔

26- زرعی پیداوار اور Value Addition کو اولین ترجیح دی جائے گی۔ اجناس میں خود انحصاری (Self Reliance)،فصلوں کی بہتر پیداواریت کے ساتھ ساتھ Livestock & Dairy کی ترقی ہماری پالیسی کے اہم ستون ہوں گے۔ اس سے زیادہ اہم یہ ہے کہ حکومت بین الاقوامی سطح سے موازنے کی بنیاد پر کسانوں کو کم ازکم ضمانت شدہ قیمت کو یقینی بنانا جاری رکھے گی۔ حکومت کی قیمتوں کی بہتر پالیسی کی وجہ سے کسانوں نے بہتر فصل اُگائی۔ حکومت قیمتوں کی اس پالیسی کو برقرار رکھے گی۔ زراعت اور لائیو سٹاک (Live Stock) کے لیے درج ذیل دیگر امدادی اقدامات بھی

کیے جا رہے ہیں:۔

☆ تحقیق و ترقی (R&D) پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے موجودہ سہولتوں کو بہتر بنایا جائے گا اور گندم اور کپاس کی فصلوں پر تحقیق (Research) کے لیے عالمی معیار کے دو ادارے (Institution) قائم کیے جائیں گے۔

☆ نئی ٹیکنالوجی (Technology) کو ترقی دینا۔

☆ فصلوں کی آبپاشی کا بہتر نظام (Water Efficiency)۔

☆ زیادہ قیمت والی فصلوں کی پیداوار اور برآمد کو فروغ دینا۔

☆ زرعی شعبہ میں مویشی پالنے(Livestock) ، دودھ کی مصنوعات (Dairy Products) تیار کرنے، ماہی پروری(Fisheries) اور (Horticulture) جیسی زیادہ آمدن والی سرگرمیوں کی رفتار تیز کرنا۔

☆ ضروری بنیادی ڈھانچہ(Infrastructure Development) تشکیل دینا۔

☆ زرعی قرضوں کی فراہمی کو یقینی بنانا۔

☆ مشترکہ سہولتی مراکز کا قیام (Common Facilitation Centre)

☆ تحقیق اور توسیع کی حوصلہ افزائی (Research and Extention)

☆ ملک بھر میں ہر ایک بڑی فصل کے لیے 10 ماڈل ایگریکلچر یونین کونسلز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

☆ ماڈل نامیاتی کاشت کاری (Model Organic Farming) کا فروغ۔

PSDP میں زرعی شعبہ کے لیے مختص کی جانے والی رقم مالی سال 10-2009 میں 25 فیصد اضافے کے ساتھ 18 ارب کر دی جائے گی جو کہ مالی سال 09-2008 میں 14.4 ارب تھی۔ غذائی تحفظ (Food Security) اور کاشتکاروں کی پیداوار میں اضافے کو یقینی بنانے کے لیے مالی سال 10-2009 کے دوران 2.5 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

میڈم سپیکر!

27- اس صورتحال کی روشنی میں کئے گئے اقدامات کے ثمرات (Benefits) گندم اور چاول جیسی اہم فصلوں کی ریکارڈ پیداوار کی صورت میں سامنے آنا شروع ہو چکے ہیں۔ حکومت کی طرف سے پالیسی اقدامات کے نتیجہ میں اندازاً 294 ارب روپے مالیت کے وسائل دیہی معیشت کو منتقل ہو چکے ہیں۔ حکومت نے ملک میں Genetically Modified کپاس کی کاشت کو تیزی سے فروغ دینے کے لیے امریکی کمپنی M/s Monsanto کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔ مالی سال 2009-10 کے دوران کاشتکاروں کو کاشت کے لیے بی ٹی کاٹن (BT Cotton) کی بہتر اقسام فراہم کرنے کی پیشکش کا منصوبہ بنایا جا چکا ہے۔ یہ اقدام حکومت کی طرف سے زراعت، لائیو سٹاک(Live Stock) اور ماہی پروری (Fisheries) کو صنعتوں کا درجہ دینے کے تصور کے تحت کیا گیا۔ اس پس منظر میں ٹریکٹرز(Tractors)، پولٹری (Poultry) کے شعبہ سے متعلقہ اشیاء اور جانوروں کے چارے پر کوئی کسٹمز ڈیوٹی (Customs Duty) عائد نہ کرنے کا سلسلہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔

پانی کا باکفایت استعمال (Water Efficiency)

میڈم سپیکر!

28- فصلوں کی پیداوار میں اضافے اور پانی کے باکفایت استعمال میں بہتری کے لیے وزارت خوراک و زراعت نے (National on Farm Water Mangement Programme) پر عمل درآمد کیا۔

29- پانی کے شعبہ کے لیے 60 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جو مجموعی وفاقی پروگرام کا 14 فیصد ہے۔ ہر صوبہ میں 8 چھوٹے اور درمیانے ڈیمز کے لیے فنڈز فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اس

طرح سے نیشنل پروگرام آف واٹر کورسز (National Programme of Water Courses)، فراہمیٔ آب (Water Availability) کے نظام، نہروں کی بحالی اور اُن کے کناروں کی پختگی جیسے منصوبوں کے لیے بھی مناسب فنڈز مختص کیے گئے ہیں۔ مالی سال 2009-10ء میں PSDP کے تحت زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے مختص کیے جانے والے فنڈز کی تفصیلات اس طرح ہیں۔

- منگلا ڈیم ریزنگ(Mangla Dam Raising) اور اس کے متاثرین کی بحالی کے لیے 12 ارب روپے
- آبی گذرگاہوں (Water Courses) کی بہتری کے لیے 10 ارب روپے
- تمام صوبوں میں بے شمار منصوبوں کے تحت آبپاشی کے نظام میں شامل نہروں کی حالت بہتر بنانے کے لیے 15 ارب روپے۔

میڈم سپیکر!

30- مالی سال 2009-10 کے لیے اپنائی گئی حکمتِ عملی میں جاری میگا پراجیکٹس (Mega Projects) کی تکمیل کے ساتھ ساتھ چھوٹے اوردرمیانے ڈیمز (Dams) کی تعمیر بھی شامل ہے۔ حکومت نے آبی وسائل کو ترقی دینے کے لیے ایک بڑے پروگرام کا آغاز کیا ہے جس کے لیے مالی سال 2009-10 کے دوران PSDP کے تحت 47ارب روپے مختص کیے جا رہے ہیں، منگلا ڈیم ریزنگ، گومل زام ڈیم (Gomal Zam Dam)اور ست پارہ ڈیم (Satpara Dam) جیسے آبپاشی کے اہم منصوبے مکمل کیے جا رہے ہیں اور بھاشا(Bhasha)، اکھوڑی (Akhori)، مجدا (Majda) اور نئی گج (Nai Gaj)ڈیموں کی تعمیر کا آغاز کر دیا گیا ہے، بلوچستان میں کچھی کینال اور سندھ میں رینی کینال کے منصوبے 2010 کے وسط تک مکمل ہو جائیں گے۔

31- پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیے پنجاب، سندھ اور سرحد کے زمین میں زیادہ نمکیات والے علاقوں میں نہروں کے کناروں کو پختہ کیا جا رہا ہے۔ چاروں صوبوں میں چھوٹے ڈیمز کی تعمیر کے

قومی پروگرام پر عملدرآمد جاری ہے۔ بارش کے پانی کو محفوظ کرنے اور زمینی پانی کو دوبارہ استعمال کرنے کا جامع منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے۔

میڈم سپیکر!

32- زرعی انفراسٹرکچر (Agriculture Infrastructure) کی ترقی جس میں ویئر ہاؤسنگ(Warehousing) کی سہولیات بھی شامل ہیں، سے ایگریکلچر مارکیٹنگ (Agriculture Marketing) اور سٹوریج انفراسٹرکچر(Storage Infrastructure) میں بہتری آئے گی۔ ان پراجیکٹس(Projects) پر مجموعی طور پر 37ارب روپے لاگت آئے گی۔ ان منصوبوں کے لیے مالی سال 2009-10 میں 500 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔

33- چھوٹے کاشتکاروں کے لیے آئندہ دو برسوں میں بینظیر ٹریکٹر سکیم کے تحت 4 ارب روپے کی رقم رکھی جا رہی ہے۔

34- حکومت غذائی تحفظ (Food Security) کو یقینی بنانے اور چھوٹے کاشتکاروں کی زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے ایک مرحلہ وار پروگرام پر عمل پیرا (Phased Implementation) ہیں۔ اس پروگرام کو غذائی تحفظ(Food Security) اور چھوٹے کاشتکاروں کی پیداوار میں اضافے کے خصوصی پروگرام کا نام دیا گیا ہے۔ اس پروگرام پر ابتداء میں 1,012 دیہات میں عملدرآمد (Implement) کیا جائے گا اور 2015 تک اس کے دائرہ کار کو 13 ہزار دیہات تک توسیع دی جائے گی۔ اس پروگرام پر 8 ارب روپے لاگت آئے گی اور اس پر چاروں صوبوں، آزاد جموں وکشمیر، فاٹا اور فاٹا میں عملدرآمد(Implement) کیا جائے گا۔

میڈم سپیکر!

35- زرعی ترقیاتی بنک کے زیرِ اہتمام ملک بھر کے 26 دیہات میں ایک نیا ایگریکلچر ماڈل ولیج پروگرام (New Agriculture Model Village Programme) شروع کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کا مقصد کاشتکاروں کو گاؤں کی سطح پر منظّم کرنا اور زرعی قرضوں تک ان کی آسان رسائی کو یقینی بنانا ہے۔

36- حکومت مالی سال 10-2009 کے دوران اعلیٰ معیار کے بیجوں کی فراہمی میں بہتری لانے کے لیے اس شعبہ کو تجارتی بنیادوں (Commercialization) پر استوار کرنے کا نیا پروگرام شروع کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ اس کے لیے سرکاری اور نجی شعبہ کی شراکت (PPP) کے تصور کی بنیاد پر ایک نئی صنعت کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور اس شعبہ میں انفراسٹرکچر (Infrastructure) کی تعمیر اور استحکام کے لیے بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری ممکن ہو گی۔

لائیو سٹاک اور ڈیری (Livestock and Dairy)

میڈم سپیکر!

37- لائیو سٹاک (Live Stock) کا شعبہ ہماری معیشت میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ نومبر 2008ء میں قائم کی گئی منسٹری آف لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈیویلپمنٹ (M/o Livestock and Dairy Development) کے مقاصد میں روزگار کے حوالہ سے ماہی گیروں کے خدشات پر توجہ دینے کا فیصلہ ہوا ہے۔ جس میں غیر ملکی زرمبادلہ میں اضافہ، گہرے سمندر میں ماہی گیری کے فروغ، معیاری مصنوعات کی وافر مقدار میں مسابقتی قیمتوں پر فراہمی اور غذائی تحفظ شامل ہیں۔ لائیو سٹاک

کے شعبہ کے استحکام کی غرض سے مندرجہ ذیل اقدامات کیے گئے ہیں۔

- ☆ وزیراعظم کا Special Initiative on Livestock
- ☆ گوشت کی پیداوار کے لیے مویشی پالنا (Cattle Raising)
- ☆ سفید انقلاب (White Revolution) کے لیے وزیراعظم کا Special Initiative جس کے تحت ''دودھ دریا'' اور ''ڈیری پاکستان'' کے منصوبے ڈیری سیکٹر (Dairy Sector) میں بنیادی تبدیلیوں کے لیے کردار ادا کر رہے ہیں۔
- ☆ Avian Influenza سے بچاؤ اور اس پر کنٹرول کا قومی پروگرام
- ☆ جانوروں کے لیے Animal quarantine Stations قائم اور اپ گریڈ کرنا۔
- ☆ حلال غذائی اشیاء کی منڈی تک رسائی کی کوششیں
- ☆ سمال ہولڈرز سسٹم (Small Holders System) کے تحت مویشیوں کی افزائش نسل اور کارکردگی کو بہتر بنانا

38- مالی سال 2009-10 کے دوران اس شعبہ میں مجوزہ منصوبے (Proposed Plans) درج ذیل ہیں:

(a) ساڑھے تین ارب روپے کی لاگت اور سرکاری اور نجی شعبہ کی شراکت (PPP) سے دودھ کی مصنوعات (Dairy Products) کی پیداواری صلاحیت (Productivity) میں اضافہ کرنے کا منصوبہ شامل ہے۔ جس کے لیے مالی سال 2009-10 میں 300 ملین روپے رکھے جائیں گے۔

(b) سمال ہولڈرز لائیو سٹاک اور ڈیری ڈیویلپمنٹ (Small Holders Livestock and Dairy Development) کے ذریعے غربت میں کمی کے لیے 3539.13 ملین روپے خرچ کیے جائیں گے جن میں سے 400 ملین روپے مالی

سال 10-2009 کے دوران مختص کیے جائیں گے۔

(c) مزید ماڈل ڈیری کمیونٹیز (Model Dairy Communities)، بائیو گیس (Bio-Gas) اورافزائش نسل (Breeding) کے فارمز ، کولنگ ٹینکس (Cooling Tanks) اور پاسچرائزیشن پلانٹس (Pasteurization Plants) کے قیام کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں خدمات (Services) کی فراہمی کو بہتر بنایا جائے گا۔

ماہی پروری (Fisheries)

میڈم سپیکر!

39- مالی سال 10-2009 کے دوران درج ذیل امور پر توجہ مرکوز ہو گی۔

(a) مچھلی کی تجارت کے لیے استعمال ہونے والی کشتیوں کو اپ گریڈ کرتے ہوئے یورپی یونین (EU) کی طرف سے مچھلی کی تجارت پر عائد پابندیوں کا خاتمہ

(b) ویلیو ایڈڈ (Value Added) مصنوعات کی تیاری کے لیے انفراسٹرکچر اور سہولتوں کی بہتری

(c) گوادر (Gwadar) میں ماہی پروری کی تربیت (Fisheries Training) کے مرکز کا قیام

(d) ساحل کے ساتھ لنگرانداز ہونے کے لیے مقامات (Landing Sites) قائم کرنا

(e) مارکیٹنگ اور فوڈ چین (Marketing and Food Chain) تک رسائی بہتر بنا کر مچھلی کی پیداوار کے حصول کے بعد ہونے والے نقصانات کو کم سے کم کرنا

(f) ملک میں شرمپ ایکواکلچر (Shrimp Aquaculture) کا قیام

IV. صنعتوں کو بین الاقوامی سطح پر مسابقت کا اہل بنانا

(Making Industry Internationaly Competitive)

V. ترقی کے لیے سرمایہ

(Capital and Finance for Development)

VI. سرکاری نجی شراکت داری کے ذریعے انفراسٹرکچر کی رکاوٹوں کو دور کرنا

(Removing Infrastructure Bottlenecks Through Public Private Partnership)

میڈم سپیکر!

40- عالمی معاشی بحران، توانائی کی قلت اور معیشت کے حجم میں کمی سے پاکستان کا صنعتی شعبہ بری طرح متاثر ہوا ہے۔ رواں مالی سال کے دوران اس شعبہ کی Growth منفی 3.3 فیصد تھی۔ جبکہ Large Scale Manufacturing کی Growth کم ہوکر منفی 7.7 فیصد ہوگئی۔ صنعتی شعبہ ہماری پیداوار اور روزگار کا محرک ہے۔ حکومت مالی سال 2009-10 کو صنعتی شعبہ کی بحالی (Industrial Revival) کا سال قرار دینے کی تجویز دیتی ہے۔ ہمارا صنعتی شعبہ بکھرا (Fragmented) ہوا ہے اور مربوط (Consolidated) نہیں ہے۔ صنعتی شعبہ کے لیے درج ذیل معاونتی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

☆ مالی سال 2009-10 کے دوران Export Investment Support Fund کے لیے 40 ارب روپے مختص کیے جائیں گے۔ حکومت اس فنڈ کی مد میں 10 ارب ادا کرے گی جبکہ Export Development Fund اتنی ہی رقم فراہم کرے گا۔ بقایا 20 ارب کمرشل بنکس میں حکومتی اداروں کی اضافی رقوم سے حاصل کیے جائیں گے۔

☆ چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتوں (SMEs) کو مالیاتی وسائل تک رسائی فراہم کرنے کی غرض سے قرضوں کی ضمانت (Credit Guarantees) کے لیے

10 ارب روپے کا فنڈ قائم کیا جا رہا ہے۔اِس فنڈ کو حکومت اور نجی شعبہ اگلے دو سالوں کے دوران مساوی شرح کی بنیاد پر سرمایہ فراہم کریں گے۔حکومت نے بجٹ 2009-10 میں پہلے ہی 2.5 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز دی ہے۔ اس کے نتیجہ میں چھوٹے اور درمیانے درجے کی صنعتیں (SMEs) روزگار کی فراہمی ، اقتصادی شرح نمو (Growth Rate) میں اضافہ اورغربت میں کمی کے لیے اہم کردار ادا کرنے کے قابل ہو جائیں گی۔

☆ ایسے شہری جن کو ایکویٹی فنانسنگ (Equity Financing) کی سہولت حاصل نہیں، اُن کے لیے 10 ارب روپے سے Venture Capital Fund قائم کرنے کی تجویز ہے۔ اس فنڈ کے لیے سرمایہ کی فراہمی کا طریقہ کا SME Credit Guarantee کریڈٹ گارنٹی فنڈ جیسا ہو گا۔ اس فنڈ کے لیے بھی حکومت نے مالی سال 2009-10 کے بجٹ میں اپنے حصے کے طور پر 2.5 ارب روپے مختص کرنا تجویز کیا ہے۔

☆ صنعتی سرمایہ کاری (Industrial Financing)کے لیے ایک نئی DFI قائم کی جا رہی ہے۔

☆ Skill Development میں صنعتی مراکز کو شامل کیا جائے گا تاکہ ملکیت ، نگرانی اور پروگراموں کے بامقصد ہونے کو یقینی بنایا جاسکے۔

(Involvement of Industrial Clusters in Skill Development)

☆ وزارتِ صنعت کے لیےمختص فنڈز میں 335 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔ میں دہرا رہی ہوں (Repeat) 335 فیصد۔ مالی سال 2008-09 کے دوران اس وزارت کے لیے 2 ارب روپے مختص کیے گئے تھے۔ مالی سال 2009-10 کے دوران اس وزارت کے لیے 8.7 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

☆ وزارتِ سائنس و ٹیکنالوجی کے لیے مختص فنڈز کو دوگنا (Double

(Allocation) کیا جا رہا ہے۔ مالی سال 2008-09 کے دوران اس کے لیے 1510 ملین روپے مختص کیے گئے۔ آئندہ مالی سال کے لیے 3140.4 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

-41 حکومت صنعتوں پر عائد ٹیکس میں اضافہ نہیں کر رہی ماسوائے تمباکو نوشی کی صنعت کے۔ بلکہ صنعتی شعبہ کو ٹیکس کے حوالہ سے مندرجہ ذیل مراعات دینے کی تجویز ہے۔

☆ Automobile Manufacturers اور اُن کے Vendor Industry صنعت کی معاونت کے لیے (CKD) پر ایکسائز ڈیوٹی (Excise Duty) میں 5 فیصد کمی

☆ تعمیراتی شعبے کو فعال بنانے کے لیے سیمنٹ پر ایکسائز ڈیوٹی میں 200 روپے فی ٹن کمی کی جا رہی ہے۔اس کمی کا فائدہ صارفین کو ہوگا۔

☆ ٹیکسٹائل کے شعبہ کی معاونت کے لیے Viscose Staple Fiber کی درآمد اور فراہمی پر عائد (FED) کا خاتمہ اور آگ سے محفوظ رکھنے والے کپڑوں کی تیاری کے لیے استعمال ہونے والے کیمیائی مرکبات (Chemical Compound) کی Zero Rating۔

☆ Cellular Service Providers کو درج ذیل سہولیات دی جانے کی تجویز ہے۔

- 250 روپے فی سیٹ ریگولیٹری ڈیوٹی کا خاتمہ
- کسٹم ڈیوٹی 500 روپے فی سیٹ سے کم کر کے 250 روپے فی سیٹ
- ایکسائز ڈیوٹی میں 21 فیصد سے 19 فیصد کی کمی
- Sim Activation Charges کو 500 روپے سے کم کر کے 250 روپے کر دیا گیا ہے۔

☆ Documented Sector کی سیلز ٹیکس رجسٹرڈ سپلائر سے 90 فیصد خریداری کی صورت میں مراعات

☆ برآمدی شعبہ (Export Sector) پر زیرو ریٹنگ ڈیوٹی (Zero Rating Duty) اس سال بھی جاری رہے گی۔

☆ Importers کی Under Invoicing سے مقامی صنعت کو تحفظ دینے کے لیے Customs Valuation & Enforcement Mechanism کو یقینی بنایا جائے گا۔

☆ ریفنڈ کے طریقہ کار کو بہتر بنایا جائے گا۔ FBR ریفنڈ (Refund) میں 90 دن سے زیادہ تاخیر کی صورت میں منافع ادا کرے گا۔

☆ ٹیکس دہندگان اور صنعت کی سہولت کے لیے ٹیکس (سیلز، ایکسائز، انکم اور کسٹمز) کے قوانین میں ہم آہنگی کو یقینی بنایا جائے گا۔

☆ کمپنیوں کی صورت میں عطیات پر Tax Credit کی حد 15 فیصد سے بڑھا کر 20 فیصد کی جا رہی ہے۔

میڈم سپیکر!

42- صنعتی شعبہ کی بحالی کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔

☆ بجلی اور گیس کی فراہمی کے حوالہ سے صنعتی شعبہ کو اولین ترجیح دی جائے گی۔

☆ صنعتی شعبہ کو سہولت فراہم کرنے کے لیے بجلی اور گیس کے نرخوں پر Cross Subsidy کو بتدریج (Phase wise) کم کیا جائے گا۔

☆ برآمدی صنعت کی معاونت کے لیے Large Export Houses قائم کیے جائیں گے۔

☆ SEZs اور SIZs کو تیزی سے ترقی دی جائے گی۔

☆ ملکی صنعت کو بین الاقوامی مارکیٹ میں ساز گار ماحول فراہم کرنے کے لیے امریکہ (USA) اور یورپی یونین (EU) سے مذاکرات کیے جائیں گے۔

☆ Bankruptcy and Insolvency کے طریقہ کار کو بہتر کرنے کے لیے Corporate Rehabilitation Act (CRA) کو حتمی شکل دی جا رہی ہے۔

☆ صنعتی شعبہ کو مربوط بنانے کے لیے Resolution Trust Corporation (RTC) کے قیام کی تجاویز کو حتمی شکل دی جا رہی ہے۔

☆ نجی شعبہ کے لیے مسابقانہ منڈیاں (Compatitive Markets) قائم کرنے کے لیے Holding Companies کے قیام جیسی SECP کی اصلاحات اور کاروباری ماحول کو بہتر بنانے کے لیے کئی دیگر اقدامات بھی کئے جا رہے ہیں۔

☆ تجارت اور صنعت کو سرمایہ فراہم کرنے کے لیے Capital Markets کو وسعت دی جائے گی۔

☆ آجر اور اجیر کے درمیان تعلقات (Employer and Employee Relations) کو بہتر بنانے کے لیے پارلیمنٹ نے انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ منظور کر لیا ہے۔

☆ Entrepreneurs کو کاروبار میں توسیع کے مواقع فراہم کرنے اور سرکاری اثاثوں کی فروخت میں حکومت کی معاونت کے لیے سرکاری اور نجی شعبہ کی شراکت پر مبنی نجکاری کی شفاف پالیسی پر عملدرآمد (Implementation) جاری ہے۔ اس پالیسی کے تحت 26 فیصد حصص نجی شعبہ کو فروخت کرنے کا عمل جاری ہے۔

☆ صنعتی مسابقت (Industrial Competitiveness) کی صلاحیت بہتر بنانے کے لیے National Trade Coridors Improvement Programme شروع کیا جا چکا ہے۔

☆ نیشنل ہائی وے اتھارٹی (NHA) کے لیے مختص رقم 36 ارب روپے سے بڑھا کر 40.2 ارب روپے کی جا رہی ہے۔ جبکہ پاکستان ریلوے کے لیے مختص رقم 6.6 ارب سے بڑھا کر 12.7 ارب روپے کرنے کی تجویز ہے۔ اس کا مقصد سڑکوں اور ریل کے نیٹ ورک (Network) کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔

☆ پولٹری Poultry، ڈیری Dairy، فِش پروسیسنگ (Fish Processing) اور فارماسوٹیکلز (Pharmaceuticals) جیسے شعبوں کو سستے خام مال (Raw Material) کی فراہمی کے لیے کئی اشیاء پر کسٹم ڈیوٹی کم کرنے کی تجویز ہے۔ مقامی صنعت کو کافی تحفظ دینے کی بھی تجویز ہے۔

VII. توانائی کی ترقی کا مربوط پروگرام
(Intergrated Energy Development Programme)

میڈم سپیکر!

43- توانائی کی بلا تعطل (Uninterrupted) فراہمی نہ صرف شہریوں بلکہ معیشت کے تمام شعبوں کی ضرورت ہے۔ وزیراعظم کی اقتصادی مشاورتی کونسل (EAC) نے ملک کی مختصر، درمیانے اور طویل مدت (Short, Medium and Long) کی توانائی کی ضروریات پورا کرنے کیلئے توانائی کا ایک مربوط منصوبہ (Integrated Energy Plan) تیار کیا ہے جوکہ پاکستان میں توانائی کا اپنی نوعیت کا پہلا منصوبہ ہے کیونکہ اس سے قبل توانائی کے شعبے کو اجتماعی طور پر نہیں دیکھا گیا۔

44- حکومت ملک میں توانائی کے بحران سے پیدا ہونے والے مسائل سے پوری طرح آگاہ ہے۔ گزشتہ حکومت کی کوتاہ نظر (Short Sighted) پالیسیوں کے باعث بجلی کی قلت، لوڈ شیڈنگ اور توانائی کے حصول کے ناقابل برداشت ذرائع ورثے میں ملے۔ ہم نے ملک میں توانائی کی

صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے کئی اقدامات کئے ہیں تا کہ اپنی زراعت اور صنعت کے شعبوں کو تقویت دی جاسکے۔

میڈم سپیکر!

45- اس تناظر میں بجلی کے شعبے کیلئے مالی سال 2009-10 کے P.S.D.P میں مختص فنڈز میں 100 فیصد اضافہ کرکے 22.8 ارب روپے کر دیا گیا ہے جوکہ مالی سال 2008-09 میں 11.4 ارب روپے تھے۔

46- گزشتہ حکومت نے توانائی کے شعبے میں سرکولر قرضے (Circular Debt) کا بھاری Backlog ورثے میں چھوڑا۔ گزشتہ حکومت کی جانب سے اس مسئلے کو بروقت حل کرنے کے لیے فیصلہ سازی کے فقدان کے باعث موجودہ حکومت کو ایک بڑے چیلنج کا سامنا کرنا پڑا مگر ہم اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے سے نہیں گھبرا رہے۔ اس حوالے سے حکومت نے سرکولر قرضے (Circular Debt) کے مسئلے کو حل کرنے کا چیلنج قبول کیا جس نے توانائی کے شعبے کی استعداد کو محدود (Limited Capacity) کر دیا تھا۔ بجلی کے شعبے کی مالی حالت بہتر بنانے کے لیے حکومت نے خاص طور پر ہولڈنگ کمپنی (Holding Company) قائم کی۔

- 216 ارب روپے کے تمام بنک واجبات کی ذمہ داری سنبھالے گی اور اِن قرضوں پر مارک اَپ (Mark-up) بجٹ وسائل سے فراہم کئے جائیں گے۔
- حکومت نے پیپکو (Pepco) کیلئے بنکوں سے 92 ارب روپے کی T.F.C سہولتوں کا انتظام کیا ہے تا کہ وہ آئی پی پیز (IPPS) اور تیل و گیس کمپنیوں کے واجبات ادا کر سکے۔
- حکومت پیپکو کے ذمہ 61 ارب روپے کے واجبات کی ادائیگی میں مدد دے گی۔
- حکومت نے فاٹا کے صارفین کے ذمہ پیپکو کے 80 ارب روپے کے تمام بقایا

جات کی ذمہ داری اٹھانے اور فاٹا (Fata) کا بجلی کا موجودہ بل ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

- حکومت ، وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے محکموں اور اداروں خصوصاً K.E.S.C اور KW&SB کے ذمہ پیپکو کے واجبات کے حصول میں پیپکو کی مدد کرے گی۔

47- بجلی کی بندش اور Losses کو کم سے کم رکھنے کیلئے بجلی کی ٹرانسمشن اور تقسیم (Transmission and Distribution) کے نظام کو بہتر بنانے کے منصوبے شروع کئے گئے ہیں تاکہ صارفین کو بجلی کی بلاتعطل فراہمی جاری رہے۔ اس وقت 2921 میگاواٹ کی مجموعی گنجائش کے ساتھ 15 I.P.P Houses تیاری کے مختلف مراحل میں ہیں۔ ان میں سے 1861 میگاواٹ کے 9 منصوبے 2009ء میں، 776 میگا واٹ کے 4 منصوبے 2010 میں مکمل ہوں گے جبکہ 284 میگاواٹ کے 2 منصوبے 2011 میں مکمل ہوں گے۔

میڈم سپیکر!

48- 2009 میں لوڈ شیڈنگ ختم کرنے کا حکومتی ہدف حاصل کرنے کیلئے 5 رینٹل پاور پراجیکٹس (Rental Power Projects) کے ساتھ 800 میگاواٹ کیلئے معاہدے کئے گئے۔ نجی شعبے میں 4160 میگاواٹ کی مجموعی گنجائش کے ساتھ پن بجلی (Hydro Power) کے 16 منصوبوں پر کام شروع کیا گیا ہے۔ مجموعی استعداد میں اضافے کے لیے سرکاری شعبے میں چیچو کی ملیاں اور نندی پور (Chichoki Mallian and Nandipur) میں پانچ پانچ سو میگا واٹ کے 2 نئے Combined Cycle Power Projects کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

49- حکومت نے تمام دیہات کو بجلی کی فراہمی کے لیے ایک بڑا منصوبہ بھی شروع کیا ہے جہاں گرڈ سپلائی (Grid Supply) سے بجلی فراہم کی جاسکے گی۔ گزشتہ سال 6419 نئے دیہات کو بجلی

فراہم کی گئی۔

-50 بجلی کی طلب پورا کرنے کے لیے بچت سمیت کئی اقدامات کئے گئے ہیں، اُن میں عوام میں آگاہی پھیلانے کے لیے بڑے پیمانے پر میڈیا مہم ، انرجی سیور بلب (Energy Saver Bulb) کا استعمال اور موسم گرما کے دوران روشنی کی بچت کے لیے وقت کو آگے بڑھانا شامل ہے۔

-51 مالی سال 10-2009 میں جو دیگر اہم اقدامات تجویز کئے گئے ہیں اُن میں:

☆ خان خوڑ اور جناح ہائیڈرو (Khan Khwar and Jinnah Hydro) کے 168 میگاواٹ کی مجموعی گنجائش کے 2 پن بجلی (Hydro Power) منصوبوں کی تکمیل۔

☆ کسٹمر سروسز کو بہتر بنانے کے لیے تمام ڈسٹری بیوشن کمپنیوں (DISCOs) میں کال سینٹرز (Call Centres) قائم کرنا اور

☆ توانائی کے ضیاع کو بچانے کے لیے بنیادی ڈھانچے کی ترقی شامل ہیں۔
(Infrastructure to Reduce Losses)

-52 مالی سال 10-2009 کے PSDP میں 4500 میگاواٹ کے دیامر بھاشا ڈیم (Diamer Bhasha Dam) منصوبے کے لیے 4 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ مختلف صوبوں میں 30 سے زائد چھوٹے اور درمیانے ڈیموں کی تعمیر کے لیے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں۔

-53 پٹرولیم مصنوعات میں شفافیت کو یقینی بنانے اور اس کے استعمال کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ میں مدد دینے کے لیے پٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی (PDL) ختم کی جارہی ہے اور اسے خصوصی کاربن سرچارج (Carbon Surcharge) سے تبدیل کیا جا رہا ہے۔

(PDL to Carbon Surcharge for Transperancy in prices and Environmental Protection)

54- حکومت پاکستان کی توانائی ضروریات کے لیے آئیڈیل پالیسی مکس کے لیے پُرعزم ہے جوکہ ہائیڈل ، کول ، وِنڈ اور سولر (Hydel, Coal, Wind and Solar) پر مشتمل ہے۔ قابلِ تجدید توانائی (Renewable Energies) کی جامع پالیسی دی جارہی ہے۔ مالی سال 2009-10 میں درج ذیل اقدامات کئے جارہے ہیں:-

☆ جنوبی پنجاب میں 50 میگاواٹ کا سولر تھرمل پاور پروجیکٹ لگایا جائے گا۔
☆ گھارو۔کے ٹی بندر (Gharo-Keti Bandar) کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں میں ونڈ فارمز (Wind Farms) لگانا ، پنجاب ، بلوچستان اور صوبہ سرحد میں دستیاب ہوا کی نئی گزرگاہوں کی نشاندہی کرنا۔ (Identification of Wind Corridoors)
☆ سولر واٹر ہیٹر پروگرام (Solar Water Heater Programme) ۔
☆ سالانہ 80 کلوواٹ کی گنجائش تک شمسی سیلز (Solar Cells) کی تیاری۔
☆ قابلِ تجدید توانائی کے لیے Depreciation الاؤنس میں 100 فیصد اضافہ کیا جارہا ہے۔
☆ متبادل توانائی کے 9 شعبوں کے تحت آلات کی ڈیوٹی فری درآمد کا الاؤنس۔

VIII. اکیسویں صدی کے لیے انسانی ترقی
(Human Development for the 21st Century)

میڈم سپیکر!

55- انسانی وسائل کی ترقی (Human Resource Development) ہمارے شہریوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا معیار بہتر بنانے کے لیے بنیادی شرط ہے۔حکومت اس بات سے آگاہ ہے کہ سماجی اشاریوں(Social Indicators) میں بہتری کو تیز کرنے کی ضرورت ہے اِس لیے

خاص طور پر تعلیم، صحت، پینے کے صاف پانی اور سینیٹیشن (Sanitation)، آبادی کی منصوبہ بندی اور صنفی مساوات (Gendar Equality) کے شعبوں میں انسانی وسائل کی ترقی کو ترجیح دی گئی ہے۔

تعلیم (Education)

میڈم سپیکر!

56- تعلیم کے شعبے میں جو قابلِ ذکر اصلاحات کی جا رہی ہیں اُن میں :

- حکومت کی منصوبہ بندی اور عملدرآمد کی گنجائش (Planning and Implementation) کو مضبوط بنانا۔
- تعلیمی اداروں میں وسائل کا بہتر استعمال۔
- تعلیمی خدمات فراہم کرنے والوں کو زیادہ جواب دہ بنانے کے لیے گورننس (Governance) کو بہتر بنانا۔
- ضلعی اور مقامی سطح کے اداروں کی استعداد (Capacity) بڑھانا اور سکول کمیٹیوں کے ذریعے کمیونٹیز (Communities) کے کردار کو مضبوط بنانا شامل ہے۔

مالی سال 10-2009 کے لیے بجٹ تجاویز

☆ وزارتِ تعلیم دو، دو ارب روپے فنڈز کے ساتھ مندرجہ ذیل اہم پروگرام شروع کرے گی:

1- ملک میں بنیادی تعلیم اور کمیونٹی سکولوں کا قیام۔

2- پرائمری سکولوں میں سہولیات کی فراہمی کے ذریعے سب کو تعلیم کی فراہمی۔

☆ مالی سال 10-2009 میں ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کے لیے ترقیاتی فنڈ (Development Fund) 60 فیصد اضافے کے ساتھ 22.5 ارب روپے ہوگا جبکہ جاری بجٹ (Current budget) کی فراہمی 26 فیصد اضافے کے ساتھ 21.5 ارب روپے رہے گی۔

☆ نیشنل ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ایجوکیشن کمیشن (NAVTEC) مرحلہ وار ہر سال 10 لاکھ افراد کو تربیت فراہم کررہا ہے، اِس کے لیے 10-2009 کے مالی سال میں 2.2 ارب روپے کا بجٹ تجویز کیا گیا ہے۔

☆ افرادی قوت کی برآمدی منڈی (Export Market) کے لیے فنی اور پیشہ وارانہ تربیت کے پروگرام تیار کرنے کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔

صحت (Health)

میڈم سپیکر!

57- صحت کی حکمتِ عملی مساوات، صحت کی بنیادی سہولتوں تک عام رسائی ، بروقت نتائج ، جواب دہی ، مضبوط قیادت اور کلیدی رابطوں کی بنیاد پر تشکیل دی گئی ہے۔ اس حکمت عملی میں خاص طور پر دیہی علاقوں میں کمزور طبقوں خصوصاً خواتین اور بچوں کی خصوصی ضروریات کو پورا کرنا شامل ہے۔ صحت کا شعبہ مالی سال 09-2008 کے دوران منتخب حکومت کی توجہ کا مرکز رہا اور PSDP میں اِس کے لیے مختص فنڈز میں اضافہ کیا گیا اور لوگوں کی صحت بہتر بنانے کے لیے کئی نئے منصوبے شروع کئے گئے۔

☆ مالی سال 10-2009 میں PSDP کے تحت صحت کے شعبے کے لیے مختص فنڈز 66 فیصد اضافے کے ساتھ 23.15 ارب روپے کر دیئے گئے ہیں جو مالی سال 09-2008 میں 13.99 ارب روپے تھے۔

☆ خاندانی منصوبہ بندی اور بنیادی صحت کے قومی پروگرام اور قطرے پلانے کے توسیعی پروگرام (Expansion Programme of Immunization) کو بدستور اوّلین ترجیح حاصل رہے گی اور اِن پروگراموں کے لیے بالترتیب 7 ارب روپے اور 6 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ بیماریوں سے بچاؤ کے لیے وزیراعظم کا ایمرجنسی ایکشن پروگرام شروع کیا گیا ہے جس پر آئندہ پانچ برسوں میں 11 ارب روپے لاگت آئے گی۔ اِس میں وزیر اعظم پروگرام برائے تدارک ہیپاٹائٹسHepatitis شامل ہے۔

☆ فارما سوٹیکلز(Pharmaceuticals)، ادویات اور (Diagnostics) میں استعمال ہونے والی 35 خام اشیاء پر امپورٹ ڈیوٹی رعایتی شرح کے ساتھ نافذ کرنے کی تجویز ہے۔

☆ خصوصی افراد کے لیے وہیل چیئرز کی درآمد اور فراہمی پر سیلز ٹیکس ختم کرنے کی تجویز ہے۔

☆ لوگوں کی صحت کے تحفظ کے لیے عالمی ادارہ صحت کی سفارشات کے مطابق تمباکو (Cigrattes)پر ٹیکس میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔

سب کے لیے پینے کا صاف پانی اور ماحولیات

(Clean Drinking Water and Environment for All)

میڈم سپیکر!

58- پینے کا صاف پانی لوگوں کی صحت کے تحفظ کے لیے پہلی دفاعی لائن کی حیثیت رکھتا ہے۔ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا شکارعوام کے لیے پینے کے صاف پانی کا منصوبہ ایک بڑا اقدام

ہے۔ فلٹریشن پلانٹس (Filtration Plants) کی تنصیب کا کام جاری ہے اور اب تک تقریباً 600 پلانٹس شروع کر دیئے گئے ہیں۔

59- مالی سال 2009-10 کے آخر تک ہر یونین کونسل میں ایک پلانٹ کے ساتھ مجموعی طور پر 3500 پلانٹ لگانے کی تجویز ہے جس کے لیے 6 ارب روپے مختص کئے جارہے ہیں۔ پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے ساتھ ساتھ اس منصوبے سے روزگار کے کافی مواقع پیدا ہوں گے جن سے بے روزگاری کم کرنے میں مدد ملے گی۔

60- ماحولیاتی تحفظ کے لیے مختص بجٹ مالی سال 2009-10 میں بڑھا کر 2.96 ارب روپے کر دیا گیا ہے جوکہ مالی سال 2008-09 میں 1.14 ارب روپے تھا۔ یہ رقم جنگلات میں اضافے، ماحول دوست پبلک ٹرانسپورٹ (Public Transport) اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی پر خرچ کی جائے گی۔

صنفی مساوات (Gender Equality)

میڈم سپیکر!

61- پاکستان نے خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیاز (Discrimination) کے خاتمے کے کنونشن اور بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن سمیت کئی عالمی فورمز اور کنونشنز (CEDAW) میں صنفی مساوات اور مساوی ترقی کے لیے اپنے عزم کا بھی اظہار کیا ہے۔ سماجی و اقتصادی پالیسیوں پر عملدرآمد کے عمل میں صنفی مساوات کے نصب العین کو آگے بڑھانے کے لیے 2008-09 کے مالی بجٹ میں خواتین سے متعلق مخصوص اخراجات کے لیے مختص فنڈز بھاری اضافے کے ساتھ 44.7 ارب روپے کر دیئے گئے جوکہ مالی سال 2007-08 میں 7.7 ارب روپے تھے۔

62- حکومت اپنی پالیسیوں اور پروگراموں میں صنفی مساوات کو قائم رکھنے کے لیے پُرعزم ہے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ تعلیم اور صحت کے دو بنیادی سماجی شعبوں کو صنف سے متعلق مختص فنڈز میں سب سے زیادہ حصہ ملے گا اس کے ساتھ ساتھ بینظیر اِنکم سپورٹ پروگرام بھی صنف کے حوالے سے مختص فنڈز میں زیادہ حصہ حاصل کرنے والا اہم پروگرام ہے۔ بنیادی خدمات تک رسائی کے حصول میں مردوں اور خواتین کے درمیان امتیاز کو ختم کرنے کی خاطر وفاقی بجٹ میں خواتین کے لیے فنڈز مختص کرنا یقیناً ایک قابلِ تعریف پالیسی ہے۔ پلاننگ کمیشن میں Gender Mainstreaming Project چل رہا ہے اور وزارتِ خزانہ میں میڈیم ٹرم بجٹنگ فریم ورک (MTBF) کے تحت Gender Budgeting پر بھی کام ہو رہا ہے۔

انسانی حقوق (Human Rights)

میڈم سپیکر!

63- پاکستان میں مظلوم افراد کے مسائل کے حل لیے سابق وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو شہید کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہم نے انسانی حقوق کی ایک مکمل وزارت قائم کی ہے۔

64- ''بینظیر شہید ہیومن رائٹس فنڈ'' کے قیام کے لیے اقدامات کئے جارہے ہیں جبکہ انسانی حقوق کے قومی کمیشن کے قیام کا بل ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔ ویمن ڈسٹرس اینڈ ڈیٹنشن فنڈ (Women Distress and Detention Fund) کے بورڈ آف گورنرز کی تشکیل نو کی گئی ہے اور صوبوں سے کہا جا رہا ہے کہ فنڈز کے لیے اپنا حصہ مختص کریں۔ ہم نے ریلیف اینڈ ریوالونگ فنڈ (Relief and Revolving Fund) سے مستحق درخواست گزاروں میں چیک تقسیم کئے ہیں تاکہ اُن کی شکایات کا ازالہ ہوسکے۔

امورِ نوجوانان اور ثقافت (Youth Affairs and Culture)

میڈم سپیکر!

65- نوجوان ہمارے ملک کا انتہائی اہم اثاثہ ہیں۔ خاص طور پر اِس مرحلہ پر ہم تیزی کے ساتھ ترقی کی طرف بڑھنے اور جدید ٹیکنالوجی (Technology) متعارف کرنے کے لیے کوششیں کر رہے ہیں۔ نوجوان ملک کی ترقی کے لیے فیصلہ سازی کے عمل میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مالی سال 2009-10 کے دوران جو اقدامات تجویز کئے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

- نیشنل یوتھ پالیسی (National Youth Policy) کے تحت نوجوانوں کو متحرک کرنے ، اُن کی کردار سازی اور آ گاہی کے لیے مختلف پروگرام شروع کئے جائیں گے جبکہ یوتھ ایکٹویٹی سینٹرز (Youth Activity Centres) قائم کئے جائیں گے۔
- نیشنل اِنٹرن شپ پروگرام (National Internship Programme) کے تحت تقریباً 30 ہزار پوسٹ گریجویٹ نوجوانوں کو اِنٹرن شپ کی پیشکش کی جائے گی جس کے لیے حکومت نے مالی سال 2009-10 کے لیے 3.6 ارب روپے مختص کئے ہیں۔
- دیہی علاقوں کے نوجوانوں کی تربیت کے لیے موبائل کمپیوٹر Vans کے ذریعے موبائل یوتھ کمپیوٹر لٹریسی اور آ گاہی پروگرام شروع کیا ہے۔
- کمیونٹی ڈویلپمنٹ (Community Development) کی سرگرمیوں اور قدرتی آفات کی تباہ کاریوں پر قابو پانے کے لیے زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے تقریباً 15 ہزار نوجوانوں کی رجسٹریشن کی گئی ہے۔
- ثقافتی ترقی کے لیے مالی سال 2009-10 میں 450 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جوکہ گزشتہ مالی سال میں مختص فنڈ سے 186 ملین روپے زیادہ ہیں۔

- حکومت ملک میں کھیلوں کے فروغ پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ مالی سال 10-2009 کے PSDP میں کھیلوں کے لیے 583 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں جبکہ مالی سال 09-2008 میں یہ رقم 140 ملین روپے تھی۔ حکومت نجی شعبے کی شمولیت سے کھیلوں کو فروغ دینے کی خواہش مند ہے تاکہ بچوں اور نوجوانوں کو صحت مند تفریح اور کھیلوں سے متعلق روزگار کے مواقع فراہم ہوسکیں۔

IX. شفاف اور منصفانہ نظام کے لیے گورننس
(Governance for a Just and Fair System)

میڈم سپیکر!

66- ایک شفاف اور منصفانہ نظام کے لیے اسلوبِ حکمرانی (Goveranance) میں بہتری ضروری ہے۔ پبلک پالیسی کی تشکیل اور پبلک سروسز (Public Services) کی فراہمی کے لیے سرکاری ادارے اور حکام جس انداز میں اختیارات حاصل اور استعمال کرتے ہیں وہ ہمارے ایجنڈے کا بنیادی نقطہ ہے۔ سیاسی عدم استحکام ، بدعنوانی ، ماضی میں امن و امان کی سنگین صورت حال اور ناکافی انفراسٹرکچر نے پاکستان کے کاروباری ماحول پر منفی اثر چھوڑا ہے۔ ایسے خودمختار اداروں کی ضرورت ہے جو اختیارات اور دولت کی ہوس رکھنے والے افراد کے خلاف مزاحمت کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ ان اداروں کو اِس طرح کام کرنا چاہیے کہ اِن کو لوگوں کا اعتماد حاصل ہو تاکہ وہ بے جا مداخلت کے خلاف معاشرے کے حقوق کا تحفظ کرسکیں۔

میڈم سپیکر!

67- گورننس (Governance) کو مضبوط بنانے کے لیے انصاف تک رسائی (Access to Justice) کے جاری پروگرام پر عملدرآمد کرنے والے صوبائی اداروں کو 500 ملین روپے کی اضافی

رقم فراہم کی گئی تاکہ مالی سال 2008-09 میں بہتری اور ترقی کے اقدامات میں مدد مل سکے۔ انصاف تک رسائی کے پروگرام کے تحت پاکستان کے لوگوں کے لیے موقع پیدا کیا گیا ہے کہ انصاف کے نظام میں فوری اور واضح بہتری کے لیے اصلاحات کے موجودہ فریم ورک کو مضبوط بنایا جاسکے۔ اِس پروگرام کے تحت مستقبل قریب میں درج ذیل اقدامات کئے جائیں گے:

☆ ملک بھر میں پبلک ڈیفنڈر اور فری لیگل ایڈ سسٹم (Public Defender and Free Legal Aid Programme) کا قیام۔

☆ وفاقی اور صوبائی دارالحکومتوں میں تیزرفتار اور شام کی عدالتوں کا قیام۔

☆ غریب افراد کی مدد کے لیے قانون سازی اور انصاف کے شعبے کو خودکار بنانا شامل ہے۔

میڈم سپیکر!

68- مالی سال 2009-10 کے دوران انتظامی اصلاحات پر زیادہ توجہ مرکوز کی جائے گی۔ ہم نے Compensation کو کارکردگی سے منسلک کرنے کے لیے حکومت کو سفارشات مرتب کرنے کی غرض سے پہلے ہی پے اینڈ پنشن کمیشن قائم کر دیا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ سرکاری ملازمین کے Compensation Package کے ذریعہ اُن کی تنخواہوں کو مرحلہ وار انداز میں مارکیٹ کے مساوی کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ پے اینڈ پنشن کمیشن مندرجہ ذیل تصورات کے بارے میں حقیقت پسندی پرمبنی سفارشات تیار کرے گا جن کو حکومت نے طرز حکمرانی میں اصلاحات کے ایجنڈے میں پہلے ہی شامل کر لیا ہے:۔

☆ سرکاری ملازمین کی مراعات کو (Monetize) کرنا۔

☆ سرکاری شعبے کو باصلاحیت افراد کے لیے (Employer of Choice) بنانا۔

☆ خدمات کی فراہمی میں بہتری۔

☆ زیادہ شفافیت اور خود احتسابی۔

☆ تنخواہوں کا مسابقانہ ڈھانچہ ۔ (Market Based Competitive Salary Structure)

میڈم سپیکر!

69- ہمیں احساس ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں ناکافی ہیں۔ سرکاری ملازمین کے لیے امدادی پیکج پر نظرثانی کے لیے Pay and Pension Commission پہلے ہی تشکیل دیا جا چکا ہے۔ ہم دورانِ سال اس کمیشن کی سفارشات (Recommendations) سے مستفید ہوں گے۔ تاہم سرکاری ملازمین کی بہتری کے لیے درج ذیل اقدامات کا اعلان کرتی ہوں:۔

☆ یکم جولائی 2009 سے حاضر سروس سرکاری ملازمین کو تنخواہ کا 15 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس (Adhoc Relief Allowance) دیا جائے گا۔

☆ صدرِ پاکستان کے اعلان کے مطابق مغربی محاذ پر تعینات مسلح افواج (Armed Forces) کے الاؤنس میں ایک ماہ کی بنیادی تنخواہ کے مساوی اضافہ کیا جائے گا جس کا اطلاق یکم جولائی 2009ء سے ہوگا۔

☆ صدارتی اعلان کے مطابق مسلح افواج (Armed Forces) کے دیگر اہلکاروں کے لیے ایک ماہ کی بنیادی تنخواہ کے مساوی الاؤنس کی فراہمی یکم جنوری 2010 سے ہوگی جبکہ عبوری مدت میں تنخواہ کا 15 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس دیا جائے گا۔ یہ ایڈہاک ریلیف الاؤنس 31 دسمبر 2009ء سے ختم کر دیا جائے گا۔

☆ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین اور مسلح افواج (Armed Forces) کے ریٹائرڈ اہلکار یکم جولائی 2009ء سے اپنی Net Pension میں 15 فیصد اضافہ حاصل کریں گے۔

70- اِس کے علاوہ درج ذیل اقدامات بھی تجویز کیے گئے۔

☆ مرد ملازمین کے لیے ٹیکس سے مستثنیٰ (Exemption) آمدنی کی حد ایک لاکھ 80 ہزار روپے سے بڑھا کر 2 لاکھ روپے کر دی جائے۔

☆ خاتون ملازمین کے لیے ٹیکس سے مستثنیٰ (Exemption) آمدنی کی حد 2 لاکھ 40 ہزار روپے سے بڑھا کر 2 لاکھ 60 ہزار روپے کر دی جائے۔

☆ بزرگ شہریوں کی آمدن ساڑھے 7 لاکھ روپے تک ہونے کی صورت میں ٹیکس Liability پر 50 فیصد رعایت میسر ہو گی۔ اس سے پہلے یہ رعایت 5 لاکھ روپے کی حد تک تھی۔

میڈم سپیکر!

71- حکومت طرز حکمرانی میں اصلاحات پر پیش رفت کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کرے گی۔

- پاکستان ریلوے، پاکستان سٹیل ملز، پی آئی اے اور بجلی فراہم کرنے والی کمپنیوں کی مینجمنٹ اور خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے کی غرض سے مالیاتی اصلاحات پر عملدرآمد کیا جائے گا۔
- بہترین کارکردگی کے مظاہرے اور خدمات کی فراہمی کی غرض سے قومی بچت کے اداروں اور وفاقی بیورو برائے شماریات (Federal Bureau of Statistics) کو کارپوریٹ (Corporate) ادارے بنانے کی طرف پیش رفت کی جائے گی۔

میڈم سپیکر!

72- طرزِ حکمرانی میں اصلاحات کے عمل میں وفاق اور صوبوں کے درمیان ہم آہنگی ضروری ہے۔ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اختلاف ذاتی جھگڑوں کی بنیاد پر نہیں بلکہ اصولوں کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔

قومی مالیاتی کمیشن (National Finance Commission)

میڈم سپیکر!

73- موجودہ حکومت نے قومی فنانس کمیشن تشکیل دے دیا ہے جس کا اجلاس نئے مالی سال میں فوری طور پر بلایا جائے گا۔ ہمارا یقین ہے کہ وفاق اور صوبوں کے درمیان وسائل کی تقسیم سے متعلق مالی معاملات کے بارے میں فیصلہ سازی کو ادارہ جاتی انداز (Institutional Manner) میں طے کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے مالی سال 10-2009 کے دوران ٹیکسوں کی قابل تقسیم آمدنی کے ساتھ ساتھ خصوصی گرانٹس میں صوبوں کے موجودہ حصے 47.5 فیصد کو بڑھا کر 49 فیصد کرنے کے لیے کوششیں کی ہیں۔ صوبوں کو گذشتہ سال کے 600 ارب روپے کے مقابلہ میں 18 فیصد اضافے کے ساتھ 708.1 ارب روپے سے زیادہ ملیں گے۔

قومی اسمبلی سیکرٹریٹ ،صوبے ، پارلیمانی امور اور حزبِ اختلاف

(National Assembly Secretariat, Provinces, Parliamentary Affairs and Opposition)

میڈم سپیکر!

74- قومی اسمبلی وفاق کے مشاورتی عمل کا ایک اہم جزو ہے اور اسے مزید مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ مالی سال 09-2008 کے دوران قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کی سرگرمیوں کے لیے 1.1 ارب روپے کا بجٹ منظور کیا گیا جبکہ مالی سال 10-2009 کے لیے 1.3 ارب روپے مختص کئے جارہے ہیں۔ مالی سال 09-2008 کے دوران پارلیمنٹ کو مضبوط بنانے کے لیے جو دیگر اقدامات کئے گئے ، اُن میں:

- ☆ پارلیمنٹ میں قومی اہمیت کے تمام معاملات پر بحث کے ذریعے نومنتخب پارلیمنٹ کی خودمختاری کو یقینی بنایا گیا۔
- ☆ 1964 کے بعد پہلی مرتبہ پارلیمنٹ میں دفاعی بجٹ پیش کیا گیا۔

☆ وزیراعظم قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے ہیں اور سوالات ، پوائنٹ آف آرڈرز ، تحریکوں اور دیگر اہم معاملات کے خود جواب دیتے ہیں۔

☆ حزبِ اختلاف کو پارلیمنٹ میں اس کی تعداد کے مطابق قائمہ کمیٹیوں کی سربراہی دی گئی ہے۔

☆ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں پہلی مرتبہ قائد حزب اختلاف کو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا سربراہ بنایا گیا ہے جو ترقی یافتہ دنیا میں پارلیمانی جمہوریت کی روایات کے عین مطابق ہے۔

☆ ارکانِ پارلیمنٹ میں اُن کی جماعتی وابستگیوں سے قطعہ نظر ترقیاتی فنڈز مساوی تقسیم کئے گئے ہیں۔

Taxation Proposals

میڈم سپیکر!

-75 میں مالی سال 2009-10 کیلئے Taxation Proposals پر روشنی ڈالنا چاہتی ہوں۔ میں پہلے ہی معیشت کے مختلف شعبوں کیلئے اہم مالی مراعات پیش کر چکی ہوں۔ یہاں میں یہ کہنا چاہوں گی کہ حکومت کے تجویز کردہ ٹیکس اقدامات منصفانہ (Fair and Equitable) اور ''ادائیگی کی اہلیت'' (Ability to Pay) کے اصول پر مبنی ہیں جنہیں جنگ والی معیشت (War Economy) کے پس منظر میں عائد کیا گیا ہے۔

-76 پٹرولیم مصنوعات پر Excise Duty کو Carbon Surcharge کی صورت میں نافذ کیا جا رہا ہے جس سے موجودہ Petroleum Development Levy ختم ہو جائے گی۔ اس

سے پٹرولیم مصنوعات کی Pricing میں Transprancy یقینی ہوگی، Consumption کم ہوگی، Foreign Exchange کی بچت ہوگی اور Carbon Emissions میں کمی آئے گی۔

-77 سگریٹ نوشی کی حوصلہ شکنی کے لیے اس پر عائد Excise Duty اور Sales Tax میں اضافے کی تجویز ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس اقدام سے تقریباً 15 ارب روپے حاصل ہوں گے۔

-78 Revenue میں اضافے اور Tax Base کو وسعت دینے کے لیے VAT Mode میں درج ذیل Services کو بھی FED کے دائرہ کار میں لانے کی تجویز ہے۔

- Banking Services پر وصول کی جانے والی فیس
- Import Cargo Handlers کی طرف سے لی جانے والی فیس
- Stock Brokers کی فیس
- Insurance Companies کی طرف سے وصول کی جانے والی فیس اور
- Advertisements کے لیے Electronic Media کی طرف سے وصول کی جانے والی فیس

ان اقدامات کے نتیجے میں 16 ارب روپے کی آمدنی متوقع ہے۔

-79 تجارتی اشیاء کی Import پر عائد Withholding tax کی شرح 2 فیصد سے بڑھا کر 4 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ اس سے حکومت کو اندازاً 23 ارب روپے کی آمدنی ہوگی۔

-80 Tax Base کو وسعت دینے کی پالیسی کے تحت اور ٹیکسوں کا بوجھ برداشت کرنے کی اہلیت رکھنے والوں پر ٹیکسوں کا بوجھ ڈالتے ہوئے جائیداد (Property) پر Capital Value Tax کی شرح 2 فیصد سے بڑھا کر 4 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ حکومت ٹیکسوں کی وصولی کے لیے Effective

Measure کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس Tax سے اندازاً 15 ارب روپے کا Revenue ملے گا۔

81- IDPs کی مدد کے لیے سالانہ 10 لاکھ روپے سے زائد آمدنی والے افراد پر 5فیصد کی شرح سے معمولی ٹیکس ایک سال کے لیے عائد کرنے کی تجویز ہے۔ کارپوریٹ سیکٹر (Corporate Sector) میں 10 لاکھ روپے سے زیادہ تنخواہ حاصل کرنے والے افراد کے Bonuses پر 30فیصد کی شرح سے Tax عائد کرنے کی تجویز ہے۔

82- Income Tax Ordinance 2001 کی سیکشن 113 کے تحت ایک Resident Company کی آمدنی پر کم سے کم ٹیکس عائد کرنے کی تجویز ہے بشرطیکہ (Provided) اس کمپنی نے آرڈیننس کے تحت کاروبار میں خسارا نہ ظاہر کیا ہو۔

83- معیشت کی Documentation کو فروغ دینے کے لیے تجویز دی گئی ہے کہ بعض شعبوں کو حاصل اندازے کی بنیاد پر ٹیکسوں کی ادائیگی کی سہولت واپس لے لی جائے۔ اِن شعبوں کے لیے اب گوشوارے جمع کرانا ضروری ہوگا۔ اندازے کی بنیاد پر ٹیکسوں کی ادائیگی کے نظام کو ختم کرنے کا عمل جاری رہے گا۔

میڈم سپیکر!

84- قوم پالیسیوں، نظریات اور اَپروچ (Approch) میں تسلسل کی ضمانت چاہتی ہے جس کے لیے کوئی اَبہام (Ambiguity) نہیں ہونا چاہیے۔ ہماری طاقت عوام کی قوت ہے۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ نے وعدہ کیا تھا کہ پاکستان میں ایسی حکومت اور آئین ہوگا جو عوام منتخب کریں گے۔ انسان جمہوری اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے بلندیوں تک پہنچ گیا ہے۔ جمہوریت ہماری سیاست ہے اور طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں۔

میڈم سپیکر!

85-	شہید ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا کہ قوم کی سیاسی زندگی میں ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے۔ پاکستان کے سیاستدانوں کو ایک نئے امتحان کا سامنا ہے اور منزل نئے سال کے آغاز پر اُن کے سامنے کھڑی ہے۔ ایک نئے سٹائل کے ساتھ ایک نئے رُخ نے اُبھرنا ہے۔ پرانے طریقے زیادہ دیر تک عوام کے لیے پُرکشش نہیں رہیں گے۔ سیاست کے ہر پہلو میں ایک نئی ہمہ گیر اَپروچ (Comprehensive Approach) تلاش کرنا ہوگی۔ سیاست دانوں کے ہاتھ، کان اور آنکھوں کو عوام کے مسائل سے آگاہی اور اُن کے حل کا اہل ہونا چاہیے۔ زندہ باد کے نعروں میں اضافہ اور عوامی اجتماعات میں پُرتپاک خیرمقدم سیاسی بصیرت کے حتمی امتحان نہیں ہیں۔

86-	پاکستان قدرتی اور انسانی وسائل سے مالا مال ہے۔ اس کے باوجود ابھی تک پاکستان اپنی صلاحیت کو پوری طرح بروئے کار نہیں لا سکا۔ اس حوالے سے حکومت اِس بات کو یقینی بنائے گی کہ واضح پالیسیاں اور غریب طبقے کی بہبود کے پروگرام شروع کئے جائیں جن سے غربت کو موثر طور پر کم کرنے کے لیے مناسب فریم ورک حاصل ہوگا۔

میڈم سپیکر!

87-	آئیں ہم ایک اور سال کا خیر مقدم کریں جو توقع ہے کہ گزشتہ سال کی نسبت ہمارے لیے زیادہ امیدیں لائے گا۔ وقت اور اُس کے ساتھ واقعات تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ لیکن جس طرح ایک پرانی کتاب میں نیا صفحہ اُلٹا جاتا ہے، آیئے! ہم اِس تقریر کا اختتام پُر اُمید انداز سے کریں۔

پاکستان پائندہ باد

❍☆☆☆❍